سوال

(329) اکٹھی تین طلاقیں... الاستفتاء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، مقتیان شرح متین اس مسئلے کے بارے میں کہ محمد صفدر ولد بشیر نے 14 اپریل 1981ء کو اپنی بیوی کو بیک وقت تین دفعہ طلاق طلاق طلاق لکھ کر بھیج دیا ہے۔ اس کے بعد وہ آج سے دوبارہ رجوع کرنے کا خواہش مند ہے۔ جبکہ طلاق کو عرصہ ایک ماہ 16 دن گزر چکے ہیں؟ اب اس کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دے کے مشکور فرمائیں۔ (سائل قمر الدین 46 نکلسن روڈ، منوہر سٹریٹ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ یکجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ اگرچہ اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ مرفوعہ متصلہ کے پیش نظر یہی صحیح ہے کہ مجلس واحد کی اکٹھی تین طلاقیں شفاہی ہوں یا تحریری شرعاً ایک رجعی طلاق ہوتی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ... ٢٢٩... البقرة

یعنی طلاق (جس کے بعد خاوند رجوع کر سکتا ہے) دوبارہ ہے پھر دو طلاقوں کے بعد یا تو دستور کے موافق اپنی بیوی اپنے ہاں آباد رکھے یا اچھی طرح سے رخصت کر دے۔

یعنی طلاق مرة بعد مرة دینی چاہیے اور صحیح مسلم میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ: وَاحِدَةً (صحیح مسلم ج 1 ص 477۔ ومسند احمد بن حنبل مع تعلیقات احمد شاکر المصری ج 4 ص 314۔ ونیل الاوطار ج 6 ص 258).

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کے عہد سے لے کر

عن ابن عباس، قال: طلق رکانة بن عبد یزید-امرأته ثلاثاً فی مجلس واحد، فحزن حزناً شدیداً، قال: فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "کیف طلقتها؟" قال: طلقتها ثلاثاً، فقال: "فی مجلس واحد؟" قال: نعم، قال: "فإنما تلک واحدة، فأرجعها إن شئت"، قال: فراجعها، قال احمد شاکر المصری اسناده صحیح ورواہ الضیاء فی المختار کما نقله ابن القیم فی اغاثة اللهفان ورواہ ابو یعلیٰ کما ذکرہ الشوکانی ص 261 وص 262 ج 6 ورواہ البیهقی کما فی الدر المنثور وهذا الحدیث عندی اصل جلیل من اصول التشریع (مسند احمد بن حنبل مع تعلیقات احمد شاکر ج 4 ص

یعنی حضرت رکانہ ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھے ۔ بعد ازاں اس پر بہت غمگین ہوئے ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ تو ایک طلاق ہوئی ہے تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو ۔ تو حضرت رکانہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا ۔ ،،

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اس حدیث کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں :

وھذا الحدیث نص فی المسئلۃ لا یقبل التاویل الذی فی غیرہ من روایات الاتی ذکرھا .(فتح الباری شرح صحیح بخاری : ج 9 ص 316 طبع بیروت)

کہ یہ حدیث صحیح اس مسئلہ میں نص صریح ہے اور اس میں کسی تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں ۔

امام شوکانی لکھتے ہیں :

وھذا الحدیث نص فی محل النزاع ..(نیل الاوطار : ص 216.)

یعنی یہ صحیح حدیث اس مسئلہ میں قول فصیل کی حثیت رکھتی ہے ۔ بہر حال حضرت ابو موسیٰ ، حضرت علی ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن مسعود ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ، حضرت زبیر طاؤس ، عطا جابر بن زید ، ہادی ، قاسم ، باقر ، امام ابن تیمیہ ، امام ابن قیم اور دوسرے محققین کا یہی مذہب ہے کہ مجلس واحد کی اکھٹی تین طلاقیں ایک ہی رجعی طلاق واقع ہوتی ہے ۔ (نیل الاوطار : ص 260 ج 5.)

انتصر لھذا المذھب ابن تیمیۃ الحنبلی فی تصانیفہ وتلمیذہ (ابن القیم) فی کتابہ زاد المعاد واغاثۃ اللھفان ، عمدۃ الرعایۃ (حاشیہ ، شرح وقایہ کتاب الطلاق ربع ثانی)

میں کہتا ہوں کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں بھی ایک قول یہی ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے ۔ چنانچہ امام شمس الحق العظیم آبادی لکھتے ہیں ۔

وحکاہ عن محمد بن مقاتل الرازی من اصحاب ابی حنیفہ وھو احد القولین فی مذھب ابی حنیفہ . (التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی : ج 4 ص 78 طبع ملتان امام ابو حنیفہ)

کے اصحاب میں سے محمد بن مقابل رازی کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب ہے ۔ بہر حال مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے ۔ اور رجعی طلاق میں عدت کے اندر رجوع جائز ہوتا ہے ۔

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا...۲۲۸... البقرة

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا...۲۳۱... البقرة

اور اگر عدت گزر جائے ، یعنی طلاق کے بعد تیسرا حیض ختم ہوجائے تو عدت ختم ہو چکی اور نکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ ہاں ایسی صورت میں بلا کسی حلالہ وغیرہ نکاح ثانی شرعا جائز ہوتا ہے ۔

چنانچہ فرماتا ہے :

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۲۳۲... البقرة

یعنی جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر ان کی عدت (تین حیض یا تین ماہ وضع حمل) گزر جائے تو ان کو (سابقہ) خاوند کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو ۔ اگر دستور کے موافق رضا مندی ہو جائے ۔

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ واقعہ یوں ہوا کہ میری بہن کو اس کے خاوند ابوالبداح نے ایک طلاق دے دی اور رجوع نہ کیا حتی گزر گئی۔ پھر دونوں نے باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا۔ جب وہ میرے پاس پیغام لے کر آیا تو میں نے اسے سخت گرم ست کہا اور قسم کھائی کہ اب تم دونوں کا نکاح نہ ہونے دوں گا۔ اسی پر نے یہ آیت نازل فرمائی، لہذا میں نے نکاح کی اجازت دے دی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔ (صحیح بخاری : ص 649 ج 2 تفسیر سورۃ البقرۃ)

فیصلہ :

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں دلائل مذکورہ بالا کے پیش نظر ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اور طلاق چونکہ 4 اپریل 1981ء کو دی گئی جیسا کہ سوال کی عبارت سے ظاہر ہے اور آج 27 مئی ہے کہ آج طلاق کو ایک ماہ چوبیس دن ہو چکے ہیں۔ لہذا اگر ابھی تک تیسرا حیض ختم نہیں ہوا تو سابقہ نکاح بحال قائم رہا اور اس صورت میں بلا نکاح ثانی شرعا رجوع جائز ہے۔ اور اگر تیسرا حیض ختم ہو چکا ہے تو دوبارہ نکاح پڑھ لیں۔ حلالہ جیسی قبیح حرکت کی ضرورت نہیں۔ اور نکاح ان شاء اللہ شرعی اور صحیح ہوگا۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص808

محدث فتویٰ